OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

حد سرقہ سے متعلق فقہی مباحث اوران کے معاصر اطلاقات: "المحلیٰ"اور "الہدایہ" کے تناظر میں ایک مطالعہ

(Jurisprudential Discourses on the Punishment of Theft and their Contemporary Applications: A Study in Context of "*al-Muḥallā*" and "*al-Hidāyah*")

Abdul Ghaffar

Associate Lecturer in Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur

Dr. Abdul Ghaffar

Associate Professor of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur

Abstract

This paper studies jurisprudential discourses on the punishment of theft and their contemporary applications in context of "*Kitāb al-Sariqah*" from "*al-Muḥallā*", a manual of *Zahirite* or literalist school of Islamic Jurisprudence by *Ibn Ḥazm* (994-1064), and "*al-Hidāyah*", a manual of *Ḥanafī* Jurisprudence by *al-Marghīnānī* (1117-1197). It finds that in a total of eighty-two issues, the two jurists have six commonalities and thirteen differences while *Ibn Ḥazm* has eight and *al-Marghīnānī* has thirty-seven unique points. *Al-Marghīnānī* has more comprehensiveness and diversity in the accounts of the relevant issues. Both jurists' insights regarding the punishment of theft can be taken as a guide in various matters related to the crime of theft in modern times.

Keywords: **Theft, jurists,** "*al-Muḥallā*", "*al-Hidāyah*", contemporary applications

CC BY

تمہید

فقہِ اسلامی کے وسیع لٹریچر میں مختلف جرائم پر سزاؤں کے حوالے سے تفصیلی مباحث ملتے ہیں۔ ان مباحث میں سرقہ یا چوری کے مباحث کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ ان مباحث کو عصری تناظر میں دیکھنا اس لیے ضروری ہے کہ آج کل نہ صرف عام چوری اور سرقے کی وارداتوں میں اضافہ ہو چکا ہے، بلکہ ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کی ترقی کے اس دور میں چوری کی نئی نئی صورتیں سامنے آگئی ہیں۔ چوری کی ان جدید صورتوں میں چوری کے مرتکب مجرموں سے شرعی تناظر میں کیسے نپٹا جائے؟ یہ ایک اہم سوال ہے۔ اس سوال کو مختلف انداز سے لے کر اس پر فقہی تناظر میں بحث ہو سکتی ہے۔ اس مضمون میں ہم نے فقہ حنفی اور فقہِ ظاہری کی دو اہم ترین کتابوں کے حوالے سے سرقہ کے مباحث کی عصری معنویت اور جدید اطلاقات کی تفہیم کی کوشش کی ہے۔ فقہ ظاہری کی منتخب کتاب "المحلیٰ بالآثار" ہے، جو ابو محمد احمد بن سعید ابن حزم کی تالیف ہے۔ یہ اسلامی ادب کی چند عظیم کتب میں سے ہے۔ اس میں قرآن، حدیث، اقوال صحابہ، اقوال تابعین و تبع تابعین، اقوال آئمہ اربعہ، پانچویں صدی ہجری کے نصف اول تک کے آئمہ کی فقہی آراء، ہر گروہ کے دلائل اور ان پر نقد موجود ہے۔ ان خصوصیات نے المحلیٰ کو فقہ القرآن والحدیث میں دائرۃ المعارف کے درجے پر پہنچا دیا ہے۔ المحلیٰ فقہ کی ایسی جامع کتاب ہے، جو 2085 ایسے مسائل پر مشتمل ہے، جن سے ایک لحاظ سے پورے فقہ اسلامی کو سمجھا جا سکتا ہے۔ ابن حزم نے عملی زندگی کے اپنے دور تک کے پیدا شدہ تمام مسائل پر سیر حاصل گفت گو کی ہے۔ فقہِ حنفی کی منتخب کتاب "الہدایہ" ہے۔ یہ کتاب نہ صرف فقہِ حنفی بلکہ فقہِ اسلامی کی مشہور اور بنیادی ترین کتب میں شمار ہوتی ہے۔ چار جلدوں پر مشتمل "الہدایہ" علی بن ابی بکر المرغینانیؒ نے تیرہ سال کے عرصے میں روزے کی حالت میں تصنیف کی۔ اس کتاب کے مآخذ میں "المختصر القدوری"، "الجامع الصغیر" اور "بدایۃ المبتدی" شامل ہیں۔ اس کتاب میں علامہ مرغینانی کا اسلوبِ استدلال یہ ہے کہ اولاً مسئلے کو قرآن مجید سے، پھر حدیث پاک سے، پھر قول صحابی سے، اجماع سے، قیاس سے، استحسان سے، عرف و عادت، شرائع ما قبل اور سد الذرائع وغیرہ سے استشہاد کر کے بیان کرتے ہیں۔ مسائل میں صاحبین ؒ اور طرفین کے علاوہ امام زفرؒ اور آئمہ ثلاثہ ؒ کا مذہب مع دلائل بیان کرتے ہیں اور اپنے قول کو ترجیح دیتے ہیں۔ زیر نظر مضمون میں بحث کو اس طرح سے سمیٹا گیا ہے کہ سرقہ کی تعریف کے بعد دونوں کتب کے سرقہ سے متعلق مشترک اور مختلف نکات بیان کیے گئے ہیں اور ان کے بعد عصرِ حاضر میں چوری کی مختلف صورتوں پر ان کتب کے نتائج کے اطلاقات کی مختلف صورتیں اور امکانات زیرِ بحث لائے گئے ہیں، اور آخر میں حاصل بحث پیش کیا گیا ہے۔

سرقہ کی تعریف

لغت کے اعتبار سے سرقہ کسی چیز کو خفیہ طریقے سے لینے کو کہتے ہیں۔ امام راغب اصفہانی کے مطابق کسی چیز کو محفوظ جگہ سے مخصوص مقدار میں خفیہ طور پر لینا سرقہ ہے۔[1] اصطلاحاً عاقل بالغ شخص کا کسی ایسی محفوظ جگہ سے جس کی حفاظت کا انتظام کیا گیا ہو، دس درہم یا اتنی مالیت کی کوئی ایسی چیز چھپ کر کسی شبہ و تاویل کے بغیر اٹھا لینا سرقہ کہلاتا ہے۔[2] علامہ نسفیؒ کے

---

[1] راغب الاصفہانی، المفردات فی غریب القران (بیروت: دار احیاالتراث العربی، لبنان، الطبعۃ الاولی، 2002ء)، 238۔

[2] محمد بن عبد الواحد ابن الھمام، فتح القدیر (بیروت: دار الفکر، س۔ن)، 5:355۔

نزدیک سرقہ سے مراد عاقل بالغ شخص کا خفیہ طور پر دس درہم (سکہ دار) کی مقدار کے برابر مال کسی ایسی جگہ سے لے لینا ہے، جو محفوظ ہو۔[3]

المحلیٰ میں حد سرقہ کے مباحث

ابن حزم نے "کتاب السرقہ" کے عنوان سے حد سرقہ کے مباحث کو مسئلہ نمبر 2262 سے مسئلہ نمبر 2286 تک پچیس مسائل میں بیان کیا ہے۔ المحلیٰ کی گیارھویں جلد میں تقریباً پنتالیس صفحات پر پھیلے ان مباحث میں ابن حزمؒ نے سرقہ سے متعلق حکم الٰہی، سرقہ و حرز کی تعریف اور ان کی سزا کا حکم، بیت المال یا مال غنیمت میں سے چوری کرنے پر حد کا حکم، حمام اور مسجد سے چوری کرنے پر حد کا حکم، کفن چور پر حد کا حکم، لزومِ قطع ید کے لیے مال کی مقدار، پرندے کی چوری پر حد کا حکم، قطع ید کے لیے وارد احادیث کا بیان، چور کے کون سے اعضا کاٹے جائیں، ہاتھ کاٹنے کا طریقہ اور قرض کے طور پر دراہم لینے والے کے ہاتھ کاٹنے کا حکم اور حدِ قطع ید جاری ہونے یا نہ ہونے کا حکم وغیرہ بیان کیا ہے۔

الہدایہ میں حد سرقہ کے مباحث

مرغینانی نے سرقہ کے مسائل کو "کتاب السرقۃ" میں چار عنوانات دو ابواب اور دو فصول: "باب مایقطع فیہ ومالا یقطع، فصل فی الحرز والاخذ منہ، فصل فی کیفیۃ القطع، باب مایحدث السارق" کے تحت بیان کیا ہے۔ تقریباً پندرہ صفحات پر سرقہ کے اٹھاون مسائل بیان کیے گئے ہیں، جن میں سرقہ کی تعریف، قطع ید کے لیے سرقہ کا نصاب، غلام اور آزاد کا قطع ید میں مساوی ہونا، وجوب حد کے لیے سارق کے اقرار کی تعداد، قطع ید کے لیے گواہوں کی تعداد، چوری کرنے میں جماعت شریک ہو تو حد کا حکم، قطع ید کس مال میں ہے، پھلوں اور کھیتی کی چوری پر حد کا حکم، موسیقی کے آلات اور لہو ولعب کے سامان کو چرانے پر حد کا حکم، مسجد حرام کے دروازے کو چرانے والے پر حد کا حکم، سونے کی صلیب، شطرنج اور نرد کی چوری پر حد کا حکم، چھوٹے اور بڑے غلام کی چوری پر حد کا حکم، دفتری ریکارڈ کی چوری پر حد کا حکم، کتے اور چیتے کی چوری پر حد کا حکم، ساج اور یاقوت کی چوری پر حد کا حکم، لکڑی کے بنائے ہوئے برتن اور دروازوں کی چوری پر حد کا حکم، خائن کے لیے قطع ید کا حکم، کفن چور پر حد کا حکم، بیت المال کی چوری پر حد کا حکم، قرض کے برابر دراہم کی چوری کرنے پر حد کا حکم، قرض خواہ کا قرض دار کے سامان چوری کرنے پر حد کا حکم، دوسری مرتبہ قطع ید کا حکم، والدین اور قریبی رشتہ دار کا مال چرانے پر حد کا حکم، آقا کے مکاتب کا مال چرانے پر حد کا حکم، سونا یا چاندی چوری کر کے اس کے دینار بنا لینے پر حد کا حکم اور کپڑا چوری کر کے اسے سرخ رنگ کر لینے پر حد کا حکم وغیرہ شامل ہیں۔

مشترک، مختلف اور منفرد مواقف

حد سرقہ کے حوالے سے ابن حزم اور مرغینانی کے مواقف میں کچھ چیزیں مشترک ہیں، کچھ میں ان کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے اور کچھ میں ایک دوسرے سے منفرد ہے۔ درجِ ذیل سطور میں یہ تینوں صورتیں پیش کی جا رہی ہیں۔

---

[3] عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی، کنز الدقائق (دار البشائر الاسلامیۃ، الطبعۃ الأولی، 1432ھ - 2011م)، 361۔

مشترک مواقف

چھ مواقف ایسے ہیں جو دونوں فقہا میں مشترک ہیں: 1۔ سارق کی سزا قطع ید ہے، جو نص سے ثابت ہے۔[4] 2۔ کفن چور پر حد ہے۔[5] 3۔ نابالغ، چھوٹے اور ناسمجھ غلام کو چوری کرنے والے پر قطع ید ہے۔[6] 4۔ چور دو مرتبہ چوری کرنے کا اقرار کر لے، تو اس پر قطع ید واجب ہے۔[7] 5۔ دو گواہوں کے ایک جیسی گواہی دینے پر ہی حد جاری ہو گی۔[8] 6۔ چور اگر آزاد ہے تو اس کا ہاتھ کلائی یا پہنچے کے جوڑ سے کاٹا جائے گا۔[9]

مختلف فیہ مواقف

تیرہ مواقف میں دونوں کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے: 1۔ مرغینانی کے نزدیک چوری شدی مال وہ ہو گا جو حفاظت میں ہو، حفاظت کے بعد اگر چوری ہو تو سارق پر قطع ید کی سزا ہے،[10] جب کہ ابن حزم کے نزدیک بغیر حرز و حفاظت کے چوری ہو تو بھی قطع ید کی سزا ہو گی۔[11] 2۔ مرغینانی کے نزدیک مالِ غنیمت سے چوری کرنے والے پر قطع ید نہیں ہے[12] جب کہ ابن حزم کے نزدیک اس پر قطع ید ہے۔[13] 3۔ مرغینانی کے نزدیک دن کے وقت حمام سے مال چوری کرنے والے پر حد نہیں ہے، البتہ رات کو حمام سے چوری ہو تو چور پر قطع ید ہے،[14] لیکن ابن حزم کے نزدیک چاہے جس وقت بھی سارق حمام سے مال چرائے، اس پر قطع ید ہے۔[15] 4۔ مرغینانی کے نزدیک مسجد حرام کے دروازے کو چرانے والے پر یا کسی بھی مسجد سے مال چوری کرنے والے پر قطع ید نہیں ہے،[16] لیکن ابن حزم کے نزدیک مسجد سے مال چوری کرنے والے پر قطع ید ہے۔[17] 5۔ مرغینانی کے

---

[4] علی بن ابی بکر المرغینانی، ابوالحسن، الفرغانی، الہدایہ (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، س ن)، 2:524؛ علی بن احمد بن سعید ابن حزم، المحلیٰ بالآثار (بیروت: دار الآفاق الجدیدۃ، س ن)، 11:319۔

[5] المرغینانی، الہدایہ، 2:528؛ ابن حزم، المحلیٰ، 11:330۔

[6] المرغینانی، الہدایہ، 2:527؛ ابن حزم، المحلیٰ، 11:336۔

[7] المرغینانی، 2:525؛ ابن حزم، المحلیٰ، 11:340۔

[8] المرغینانی، الہدایہ، 2:525؛ ابن حزم، المحلی، 11:341۔

[9] المرغینانی، الہدایہ، 2:532؛ ابن حزم، المحلیٰ، 11:337۔

[10] المرغینانی، الہدایہ، 2:524۔

[11] ابن حزم، المحلیٰ، 11:322۔

[12] المرغینانی، الہدایہ، 2:529۔

[13] ابن حزم، المحلی، 11:328۔

[14] المرغینانی، الہدایہ، 2:531۔

[15] ابن حزم، المحلیٰ، 11:329۔

[16] المرغینانی، الہدایہ، 2:527۔

[17] ابن حزم، المحلیٰ، 11:329۔

نزدیک ایک دینار یا دس درہم مالیت والی چیز کا چوری کرنے والے پر قطع ید ہے[18]، لیکن ابن حزم کے نزدیک ہر قیمت والی شے چرانے پر قطع ید ہے، چاہے وہ چوتھائی دینار کی چیز ہو یا ڈھال یا ترکش کی قیمت یا اس کی مالیت کے برابر یا انڈہ چرائے۔[19] 6۔ مرغینانی کے نزدیک پھلوں اور کھیتی سے چوری کرنے والے پر قطع ید نہیں ہے[20] ابن حزم کے نزدیک درختوں پر لگے پھلوں اور لگی کھیتی سے کچھ بھی چرانے پر قطع ید ہے۔[21] 7۔ مرغینانی کے مطابق چھوٹے آزاد بچے کو چرانے والے پر قطع ید نہیں[22] جب کہ ابن حزم کے نزدیک اس پر قطع ید ہے۔[23] 8۔ مرغینانی کے نزدیک سونے کی صلیب چوری کرنے والے پر قطع ید نہیں ہے[24] حافظ ابن حزم کے نزدیک اس پر قطع ید ہے۔[25] 9۔ مرغینانی کے نزدیک والدین یا قریبی رشتہ دار (ذی رحم) کا مال چوری کرنے والے پر قطع ید نہیں[26] جب کہ حافظ ابن حزم کے نزدیک اس پر قطع ید ہے۔[27] 10۔ مرغینانی کے مطابق میاں بیوی کا ایک دوسرے کا مال چرانے پر قطع ید نہیں،[28] ابن حزم کے نزدیک اس پر قطع ید ہے۔[29] 11۔ مرغینانی کے نزدیک خائن پر قطع ید نہیں[30] جب کہ ابن حزم کے نزدیک اس پر قطع ید ہے۔[31] 12۔ مرغینانی کے نزدیک پہلی مرتبہ چوری کرنے والے کا دایاں ہاتھ، دوسری مرتبہ چوری کرنے پر بایاں پاؤں کاٹا جائے گا، البتہ تیسری دفعہ چوری کرے تو کچھ نہ کاٹا جائے بلکہ توبہ کرنے تک قید میں رکھا جائے[32] جب کہ ابن حزم کے نزدیک پہلی مرتبہ چوری کرنے پر ایک ہاتھ اور دوسری دفعہ چوری کرنے پر دوسرا ہاتھ کاٹا جائے اور تیسری مرتبہ چوری کرنے پر تعزیری سزا قید دی جائے، جب تک سارق کی اصلاح نہ

---

[18] المرغینانی، الہدایہ، 2:524۔

[19] ابن حزم، المحلیٰ، 11:352۔

[20] المرغینانی، الہدایہ، 2:527۔

[21] ابن حزم، المحلیٰ، 11:332۔

[22] المرغینانی، الہدایہ، 2:527۔

[23] ابن حزم، المحلیٰ، 11:337۔

[24] المرغینانی، الہدایہ، 2:527۔

[25] ابن حزم، المحلیٰ، 11:338۔

[26] المرغینانی، الہدایہ، 2:529۔

[27] ابن حزم، المحلیٰ، 11:344۔

[28] المرغینانی، الہدایہ، 2:530۔

[29] ابن حزم، المحلیٰ، 11:349۔

[30] المرغینانی، الہدایہ، 2:528۔

[31] ابن حزم، المحلیٰ، 11:349۔

[32] المرغینانی، الہدایہ، 2:533۔

ہو جائے۔[33] 13۔ مرغینانی کے نزدیک جب غلام چوری کرے تو اس کی سزا ہاتھ کو کلائی سے کاٹنا ہے[34] جب کہ ابن حزم کے نزدیک غلام جب چوری کرے تو اس کی سزا آدھی ہو گی جس میں ہاتھ کی انگلیاں کاٹی جائیں گی۔[35]

المحلیٰ میں منفرد مباحث

آٹھ مباحث ایسے ہیں جن کو صرف حافظ ابن حزمؒ نے بیان کیا ہے:1۔ پرندہ بھی دوسرے اموال کی طرح ہے، اس کی چوری میں قطع ید ہے۔[36] 2۔ نزدیک ہر قسم کے شکار کی چوری پر قطع ید واجب ہے۔ اس میں کسی قسم کی تخصیص نہیں ہے۔[37] 3۔ شراب نہ کسی کے لیے مال بننے کی صلاحیت رکھتی ہے اور نہ ہی اس کی کوئی قیمت ہے اور یہی حکم خنزیر کا ہے۔ جب ان کی ملکیت حرام ہے، تو جس نے بھی ان کی چوری کی، اس پر قطع ید نہیں ہے۔[38] 4۔ کسی کا مصحف چوری کر لینا جائز نہیں ہے، لہذا اس کی چوری پر پر بھی قطع ید ہے۔[39] 5۔ قطع ید کے بعد چور پر مال مسروقہ کو حاضر کرنا ضروری ہے تاکہ وہ اس کے مالک کو واپس کیا جا سکے، اگر اس کا مالک معلوم ہو، ورنہ یہ مال مسروقہ مسلمانوں کے مصالح میں خرچ کیا جائے گا۔[40] 6۔ ضرورت کے وقت جس نے اتنی مقدار میں چوری کی جو اسے زندہ رہنے کے لیے کافی ہو جائے، تو اس پر قطع ید نہیں، لیکن اگر وہ اپنی ضرورت سے زائد چوری کرتا ہے تو قطع ید ہے۔[41] 7۔ مستعیر الجاحد کا ہاتھ کاٹا جائے گا، ربع دینار کی مقدار کی صورت میں نہ کہ اس سے کم مقدار میں اور سونے کے علاوہ ہر اس چیز پر جو قیمت والی ہو، اس لیے کہ مستعیر (ادھار لینے والے) نے کوئی چیز عاریتاً لی ہے، اپنی نیت کو چھپاتے ہوئے، تو گویا یہ بھی چور ہے، اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔[42] 8۔ رسول اللہ سے کوئی روایت ایسی منقول نہیں کہ جس سے ثابت ہوتا ہو کہ درہم اور دینار قرض لینے والے کا ہاتھ کاٹ دیا جائے اور نہ ہی اس شخص پر سارق یا مستعیر کا اطلاق ہوتا ہے۔[43]

الہدایہ میں منفرد مباحث

---

[33] ابن حزم، المحلیٰ، 357:11۔

[34] المرغینانی، الہدایہ، 525:2۔

[35] ابن حزم، المحلیٰ، 357:11۔

[36] ابن حزم، المحلیٰ، 333:11۔

[37] ابن حزم، المحلیٰ، 334:11۔

[38] ابن حزم، المحلیٰ، 335-336:11۔

[39] ابن حزم، المحلیٰ، 337:11۔

[40] ابن حزم، المحلیٰ، 340:11۔

[41] ابن حزم، المحلیٰ، 343:11۔

[42] ابن حزم، المحلیٰ، 362-363:11۔

[43] ابن حزم، المحلیٰ، 364:11۔

سینتیس مباحث ایسے ہیں جن پر مرغینانی نے بات کی ہے، ابن حزم نے ان پر کوئی کلام نہیں کیا: 1۔چوری کے لغوی معنی کسی چیز کو دوسرے سے چھپا کر لیناہیں۔[44] 2۔حد سرقہ کے لیے چور کا عاقل بالغ ہوناضروری ہے۔[45] 3۔چوری کے معاملہ میں کئی افراد شریک ہوں اور ان میں سے ہر ایک کو دس درہم ملے ہوں تو ان میں سے ہر ایک کا ہاتھ کاٹا جائے گا لیکن اگر دس درہم سے کم ملے ہوں تو پھر کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔[46] 4۔وہ اشیا جو دارالاسلام میں مباح سمجھی جاتی ہیں، پرندے اور جانور جو شکار کیے جاتے ہیں یا ایسی چیز جو جلد خراب ہو جاتی ہے، جیسے دودھ، گوشت اور پھل وغیرہ ان کے چرانے والے کا بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔[47] 5۔طنبورہ، دف، طبل اور بانسری چرانے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، کیونکہ یہ لہو ولعب کا سامان ہے۔[48] 6۔دفتری ریکارڈ کے چرانے سے بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، کیونکہ وہ مال نہیں ہے۔[49] 7۔کتے اور چیتے کی چوری پر قطع ید نہیں، کیونکہ کتے کے مال ہونے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔[50] 8۔ساج، آبنوس، صندل، سبز نگینوں، یاقوت اور زبرجد کی چوری پر قطع ید ہے، کیونکہ یہ محفوظ، کم یاب اور قیمتی مال ہے۔[51] 9۔لکڑی سے دروازے بنا لیے گئے، تو ان کی چوری پر قطع ید ہے، کیونکہ وہ قیمتی مال کے حکم میں ہو گئے ہیں۔[52] 10۔چور کا دایاں ہاتھ پہنچے کے جوڑ سے کاٹا جائے اور اسے داغ دیا جائے۔[53] 11۔ایک شخص کے دوسرے پر کچھ درہم لازم ہوں، اگر وہ اس کا اتنا کا مال لے لے تو اس پر قطع ید نہیں۔[54] 12۔قرض خواہ نے قرض دار کا کوئی سامان اٹھایا تو اس کا ہاتھ قطع ہو گا، جب قرض دار مال دینے پر راضی نہ ہو۔[55] 13۔کسی نے کسی کا مال یا سامان چرایا اور پکڑے جانے کی صورت میں اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور وہ مال بھی مالک کو واپس کر دیا۔ پھر اسی چور نے وہی سامان دوبارہ چرا لیا، تو اب دوبارہ اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔[56] 14۔آقا نے اپنے مکاتب کے مال میں سے چرا لیا تو قطع ید نہیں۔[57]

---

[44] المرغینانی، الہدایہ، 524:2۔

[45] المرغینانی، الہدایہ، 524:2۔

[46] المرغینانی، الہدایہ، 524:2۔

[47] المرغینانی، الہدایہ، 526:2۔

[48] المرغینانی، الہدایہ، 527:2۔

[49] المرغینانی، الہدایہ، 527:2۔

[50] المرغینانی، الہدایہ، 527:2۔

[51] المرغینانی، الہدایہ، 528:2۔

[52] المرغینانی، الہدایہ، 528:2۔

[53] المرغینانی، الہدایہ، 528:2۔

[54] المرغینانی، الہدایہ، 528:2۔

[55] المرغینانی، الہدایہ، 528:2۔

[56] المرغینانی، الہدایہ، 529:2۔

[57] المرغینانی، الہدایہ، 529:2۔

15۔ حرز و حفاظت دو طرح سے ہوتی ہے۔ اول: وہ حفاظت ہے جو اپنے معنی کی وجہ سے ہے، جیسے اپنے کمرے میں رکھی ہوئی کوئی چیز۔ دوسری قسم کی وہ حفاظت، جس کی حفاظت کے لیے کوئی محافظ مقرر ہو۔[58] 16۔ جو چیز مکان کے اندر محفوظ ہو، اس جگہ سے چیز چرانے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔[59] 17۔ مال حرز سے چرایا، تو چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔[60] 18۔ مہمان نے اپنے میزبان کا کوئی سامان چرالیا، تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔[61] 19۔ کسی شخص نے کسی کے گھر سے کوئی سامان چرایا مگر باہر نہیں نکالا تھا، تو اس چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔[62] 20۔ کسی چور نے کسی شخص کے مکان میں داخل ہو کر اس میں سے کچھ مال لیا اور ہاتھ بڑھا کر اپنے باہر کھڑے ساتھی کو دے دیا تو ان دونوں میں سے کسی کا ہاتھ کاٹنا واجب نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اگر گھر میں گھس جانے والے شخص نے اپنا ہاتھ نکال کر باہر والے شخص کو دے دیا تو اس گھسنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور اگر باہر والے نے اپنا ہاتھ اندر داخل کر کے مال ہاتھ سے لیا تو دونوں پر حد جاری ہو گی۔[63] 21۔ اگر کئی افراد کسی محفوظ مکان میں آئے، تو ان میں سے کسی ایک نے بھی مال لیا، تو حد سب پر جاری ہو گی۔[64] 22۔ ایک قطار میں چلتے ہوئے بہت سے اونٹوں میں سے ایک اونٹ یا اس کے اوپر کا بوجھ چرالیا گیا تو چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ اس حالت میں لے جانے والے کا مقصود اونٹوں کی حفاظت نہ تھی۔[65] 23۔ ایسا چور جس کا بایاں ہاتھ یا دایاں پاؤں کٹا ہوا ہو، تو اس پر قطع ید نہیں کیونکہ دائیں ہاتھ یا بائیں پاؤں کے کاٹنے کی سزا دینے سے اس کے چلنے یا پکڑنے کی صلاحیت کو بالکل ختم کر دینا لازم آتا ہے۔[66] 24۔ حاکم نے حداد سے کہا کہ چوری کی سزا میں اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دو، لیکن اس نے جان بوجھ کر یا غلطی سے اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا، تو امام ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک حداد کو تعزیری سزا دی جائے گی۔[67] 25۔ چور کا ہاتھ صرف اسی صورت میں کاٹا جائے گا، جس کا مال چرایا ہے، جب وہ خود حاضر ہو کر چوری کا مطالبہ کرے، کیونکہ چوری ظاہر ہونے کے لیے دعوٰی (نالش) کرنا شرط ہے۔[68] 26۔ مُستودع، غاصب اور امانت رکھنے والے کو یہ اختیار ہے کہ جو کوئی ان کا مال چرائے، اس کا ہاتھ کٹوا دیں۔[69] 27۔ کسی شخص

[58] المرغینانی، الہدایہ، 2:530۔

[59] المرغینانی، الہدایہ، 2:530۔

[60] المرغینانی، الہدایہ، 2:531۔

[61] المرغینانی، الہدایہ، 2:531۔

[62] المرغینانی، الہدایہ، 2:531۔

[63] المرغینانی، الہدایہ، 2:531۔

[64] المرغینانی، الہدایہ، 2:531۔

[65] المرغینانی، الہدایہ، 2:532۔

[66] المرغینانی، الہدایہ، 2:534۔

[67] المرغینانی، الہدایہ، 2:534۔

[68] المرغینانی، الہدایہ، 2:535۔

[69] المرغینانی، الہدایہ، 2:535۔

نے کسی دوسرے کا مال چرایا لیکن حاکم کے پاس معاملہ پیش کرنے سے پہلے ہی مالک کو لوٹا دیا تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ امام یوسفؒ سے ایک روایت ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔[70] 28۔ قاضی نے چور کے قطع ید کا فیصلہ سنا دیا۔ پھر مالک نے وہ مال چور کو ہبہ کر دیا تو چور پر حد نہیں لگے گی۔[71] 29۔ اگر چوری کے مال کی قیمت قاضی کے حکم کے بعد اور چور کا ہاتھ کاٹنے سے پہلے کم ہو کر دس درہم سے کم ہو گئی ہو تو اس پر قطع ید نہیں۔ امام محمدؒ، امام زفرؒ اور امام شافعیؒ سے روایت ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔[72] 30۔ چور نے یہ دعویٰ کیا کہ جو مال چرایا گیا ہے وہ میری ہی ملکیت ہے، تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔[73] 31۔ دو چوروں نے مل کر چوری کی اور ان میں سے ایک غائب ہو گیا تو دو گواہوں نے دونوں کی چوری پر گواہی دی، تو امام ابو حنیفہؒ کے قول کے مطابق دوسرا چور جو موجود ہے، اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔[74] 32۔ ایسا غلام جسے کاروبار کرنے سے منع کر دیا گیا ہو، دس درہم چوری کرنے کا اقرار کرلے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور جس مال کو اس نے چرایا ہے وہ اس کے مالک کو لوٹایا جائے گا، یہ قول امام ابو حنیفہؒ کا ہے۔[75] 33۔ چور نے کپڑا چوری کیا اور گھر ہی میں اس کے دو ٹکڑے کر کے باہر لے آیا، اگر اس کپڑے کی قیمت دس درہم ہو تو چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔[76] 34۔ کسی نے بکری چوری کی اور اسے ذبح کر کے باہر لایا تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔[77] 35۔ کسی نے کسی کا سونا یا چاندی اتنا چرایا جس سے قطع ید واجب ہوتا ہے، پھر چور نے اس سے درہم یا دینار بنا لیے تو اس کی وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، اور یہ بنے ہوئے درہم یا دینار مالک کو واپس کرے گا۔ یہ قول امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور صاحبین کے نزدیک اصل مالک کو اس سے دینار و درہم لینے کا کوئی حق نہیں۔[78] 36۔ کسی نے کپڑا چوری کر کے اسے لال رنگ سے رنگ دیا تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور وہ کپڑا اس سے نہیں لیا جائے گا، اور ساتھ ہی وہ اس کپڑے کی قیمت کا ضامن بھی نہ ہو گا یہ قول ابو حنیفہؒ اور امام یوسفؒ کا ہے۔[79] 37۔ جیب کترے نے ایسی تھیلی کاٹ کر لی جو جیب سے باہر تھی تو اس پر قطع ید نہیں اور اگر جیب میں ہاتھ ڈال کر لی ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، لیکن امام ابو یوسفؒ نے روایت کی ہے کہ ہر حال میں ہاتھ کاٹا جائے۔[80]

المحلیٰ اور الہدایہ کے ان مباحث کے عصری اطلاقات

---

[70] المرغینانی، الہدایہ، 2:535۔

[71] المرغینانی، الہدایہ، 2:535۔

[72] المرغینانی، الہدایہ، 2:536۔

[73] المرغینانی، الہدایہ، 2:536۔

[74] المرغینانی، الہدایہ، 2:536۔

[75] المرغینانی، الہدایہ، 2:536۔

[76] المرغینانی، الہدایہ، 2:538۔

[77] المرغینانی، الہدایہ، 2:539۔

[78] المرغینانی، الہدایہ، 2:539۔

[79] المرغینانی، الہدایہ، 2:536۔

[80] المرغینانی، الہدایہ، 2:532۔

مرورِ ایام کے ساتھ ساتھ لوگوں نے خواہشات اور ضروریات کو بڑھایا ہے، محدود وسائل اور مختصر ذرائع میں ان کو پورا کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ قلیل وقت میں زیادہ پیسہ بنانے کی خواہش بڑھی ہے اور محنت کرنے کا رجحان کم ہوا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے نت نئے طریقے جرائم کی دنیا میں متعارف ہونے لگے ہیں۔ جدید دور میں جہاں ہر شعبے میں ٹیکنالوجی کا استعمال عام ہوا ہے، وہاں چوری کی وارداتوں میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا استعمال بھی بڑھا ہے۔ مقالہ ہذا میں استحصال بالجبر، سائبر کرائمز، انسانی سمگلنگ، غلہ منڈی سے اجناس کی چوری، انسانی سمگلنگ، کسی کی جائیداد کو بد دیانتی سے حاصل کرنا اور بجلی و گیس کی چوری وغیرہ کی درج ذیل صورتوں میں ابن حزم اور مرغینانی کے نزدیک حد سرقہ کو نافذ کرنے کے لیے احکام کی تطبیق کی سعی کی گئی ہے۔

استحصال بالجبر: جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو خوف میں مبتلا کر کے یا بد دیانتی کی ترغیب دے کر کوئی چیز چوری کروائے تو وہ شخص استحصال بالجبر کا مرتکب ٹھہرتا ہے، جیسے ترغیب یا ترہیب سے محکمہ فوج کا یا پولیس کا اسلحہ چوری کروانا وغیرہ۔ ایسا غلط کام کروانے والے کی سزا تین سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں اکٹھی دی جاسکتی ہیں۔ [81] دونوں فقہا کے نزدیک جرم ثابت ہونے پر ترغیب سے چوری کروانے والے شخص پر قطع ید ہے، لیکن ترہیب سے ایسا کرنے والے پر قطع ید نہیں۔

کسی کی زمین یا جائیداد ہتھیانا اور فراڈ سے اس پر قبضہ کرنا: مرغینانی اور ابن حزم کے نزدیک کسی کی زمین یا جایداد فراڈ سے حاصل کر کے خود اپنے پاس رکھنا یا آگے کسی اور کی ملکیت میں دینے والے شخص پر حد سرقہ جاری ہونی چاہیے، کیونکہ یہ جایداد منقولہ ہے اور بد دیانتی سے حاصل کی گئی ہے۔[82]

مویشی منڈی سے جانوروں کا چوری ہونا: دونوں فقہا کے مطابق جب کوئی شخص مویشی منڈی سے جانور چراتا ہے تو اس چور کی سزا قطع ید ہے، کیونکہ مرغینانی کے نزدیک چوری جب نصاب کی حد تک پہنچے تو قطع ید ہے، اور جانور کی قیمت نصاب سے زیادہ ہوتی ہے جب کہ کوئی بھی مال چرانے پر ابن حزم کے ہاں قطع ید ہے چاہے وہ رسی ہو یا انڈہ یا ترکش۔[83]

غلہ منڈی سے فصلوں کا چوری ہونا: غلہ منڈی سے فصلوں کی چوری ہو تو ابن حزم کے مطابق چاہے فصل تھوڑی ہو یا زیادہ، چور پر قطع ید ہے، جب کہ علامہ مرغینانی کے نزدیک سرقہ کا نصاب پورا ہونے پر قطع ید ہے۔[84]

سائبر کرائمز: پاکستان کے قوانین میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے لوگوں کو لوٹ لینے یا مالی ہیرا پھیری کرنے کو سائبر کرائمز کا نام دیا جاتا ہے۔ قومی اسمبلی نے 11 اگست 2016ء کو الیکٹرانک جرائم کے تدارک کے لیے سائبر کرائم بل کی منظوری دی ہے۔ اس بل میں ایسے 23 جرائم کی وضاحت کی گئی ہے، جن پر ضابطہ فوجداری کی 30 دفعات لاگو ہو سکیں گی۔ مذکورہ دفعات کی روشنی میں جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے سے کی جانے والی چوری بھی سرقہ کے ضمن میں آئے گی، کیونکہ اس صورت میں مال یا ڈیٹا کو بد دیانتی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا ہے۔ ڈیٹا کو حساس اور قیمتی معلومات ہی تصور کیا جائے گا، کیونکہ یہ قیمتی اموال کی طرح ہے، دوسرا اس میں ملکی سطح پر، کاروباری اور نجی راز بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں حرز کا

---

[81] Pakistan Penal Code, (XLV OF 1860), Section: 383 and 384.

[82] المرغینانی، الہدایہ، 2:524؛ ابن حزم، المحلیٰ، 11:352۔

[83] المرغینانی، الہدایہ، کتاب السرقہ، 2:524؛ ابن حزم، المحلیٰ، 11:352۔

[84] المرغینانی، الہدایہ، 2:524؛ ابن حزم، المحلیٰ، 11:352۔

تصور بھی پایا جاتا ہے، جیسا کہ کوڈ لگا کر ہی کسی ویب سایٹ یا پرسنل کمپیوٹر میں داخلہ ممکن ہوتا ہے۔ سائبر کرائمز میں درج ذیل جرائم سرقہ کے ضمن میں آتے ہیں:

ڈیٹا کی بلا اجازت نقل یا ترسیل(Unauthorized copying or transmission of data): ڈیٹا کو جان بوجھ کر بغیر اجازت نقل کرنے یا آگے بھیجنے والے کو چھ ماہ قید اور ایک لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔[85] دونوں فقہا کے نزدیک اس پر حد سرقہ لاگو ہونی چاہیے، کیونکہ یہ قیمتی اموال کی طرح ہے اور حرز میں بھی۔[86]

لازمی بنیادی ڈھانچے کے ڈیٹا تک غیر مجاز رسائی (Unauthorized access to critical infrastructure information system or data): کسی بھی لازمی بنیادی ڈھانچے کے ڈیٹا تک بغیر اجازت رسائی یا بغیر اجازت نقل کرنے پر زیادہ سے زیادہ تین سال قید اور دس لاکھ جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔[87] ڈیٹا تک بغیر اجازت رسائی پر تو یہ سزا از روئے تعزیر ٹھیک ہے۔ ڈیٹا کو نقل کرنے پر دونوں فقہا کے نزدیک چور پر حد سرقہ لاگو ہو گی[88]، کیونکہ قیمتی اور حساس معلومات کی منتقلی چوری کے زمرے میں آتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ ملک سے غداری کی بھی ایک صورت ہو سکتی ہے، جس پر سخت سے سخت تعزیری سزا لاگو ہو سکتی ہے۔

الیکٹرانک جعل سازی(Electronic forgery): کسی بھی انفارمیشن سسٹم، ڈیوائس یا ڈیٹا میں مداخلت یا دھوکہ دہی کے مقصد کے تحت ڈیٹا داخل کرنے، خارج کرنے، چھپانے یا اس میں ترمیم کرنے پر تین سال تک کی قید، ڈھائی لاکھ روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔[89] علامہ مرغینانی کی رائے کے مطابق جب ڈیٹا کا خروج قیمت کے لحاظ سے نصاب تک پہنچ جائے تو چور پر قطع ید ہے اور ابن حزم کے نزدیک ہر قسم کے مال کی تھوڑی سی مقدار پر بھی قطع ید ہے۔[90]

دھوکہ دہی کرنا (Spoofing): بدنیتی سے کسی ویب سائٹ کا قیام اور جعلی ماخذ سے معلومات کی فراہمی کہ وصول کرنے والا اسے مصدقہ سمجھ کر یقین کر لے، سپوفنگ کہلاتا ہے۔ جس کی سزا تین سال قید یا پانچ لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں ہو سکتی ہیں۔[91] اس سزا کو تعزیر پر ہی محمول کیا جائے۔ دراصل یہ دھوکہ دہی ہے۔ دونوں فقہا کے نزدیک اس پر حد سرقہ لاگو نہیں ہو گی کیونکہ یہ چوری نہیں، دھوکہ ہے۔

بجلی اور گیس کی چوری: بجلی اور گیس کی چوری کا ارتکاب کرنے والوں کو تین سال قید یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔[92]۔ علامہ مرغینانی کے نزدیک مال غنیمت کی طرح بجلی اور گیس کی چوری کا ارتکاب کرنے والے پر قطع ید نہیں ہے جب کہ حافظ ابن حزم کے مطابق ایسا کرنے والے پر قطع ید ہے۔[93]

---

[85] Cyber Crimes Act 2016, Offences and Punishments, Chapter ii, Section: 4.

[86] المرغینانی، الہدایہ، 2:524؛ ابن حزم، المحلیٰ، 11:352۔

[87] Cyber Crimes Act 2016, Offences and Punishments, Chapter ii, Section: 6.

[88] المرغینانی، الہدایہ، 2:524؛ ابن حزم، المحلیٰ، 11:352۔

[89] Cyber Crimes Act 2016, Offences and Punishments, Chapter ii, Section: 11.

[90] المرغینانی، الہدایہ، 2:524؛ ابن حزم، المحلیٰ، 11:352۔

[91] Cyber Crimes Act 2016, Offences and Punishments, Chapter ii, Section: 23.

[92] Pakistan Penal Code, Section: 379.

انسانی سمگلنگ: تعزیرات پاکستان کے تحت انسانی سمگلنگ کی سزا پانچ سال یا چودہ سال قید اور بھاری جرمانہ ہے۔ انسانی سمگلنگ مردوں سے مزدوری، عورتوں سے پیشہ کرانے اور بچوں سے بھیک یا مزدوری کے لیے ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی کسی مرد کو سمگل کرتا ہے تو اس کو سات سال قید کی سزا یا دس لاکھ روپے جرمانہ ہو گا۔ اگر کسی عورت کو یا بچے کو سمگل کرتا ہے تو اس کی سزا دس سال قید اور دس لاکھ روپے جرمانہ ہو گی۔[94] دونوں فقہا کے نزدیک آزاد چھوٹے یا بڑے آدمی کو چرانے والے پر قطع ید ہو گی۔[95]

جعلی دستخطوں کے ذریعے سے کسی شخص کے پیسے نکلوانا: جعلی دستخطوں کے ذریعے سے کسی شخص کے پیسے نکلوانے پر دونوں فقہاء کے نزدیک قطع ید لازم ہے، کیونکہ بنک میں جمع شدہ روپے حرز میں ہوتے ہیں، البتہ علامہ مرغینانی کے نزدیک دس درہم پر قطع ید ہے اور ابن حزم کے نزدیک مال کی تھوڑی سی مقدار پر بھی۔[96]

کسی کے شناختی کارڈ پر دھوکے سے کسی شخص کے پیسے نکلوانا: کوئی شخص کسی بھی عورت یا مرد کا شناختی کارڈ استعمال کر کے حکومت پاکستان یا کسی این جی اوز سے پیسے یا راشن وصول کرے تو اس پر قطع ید نہیں ہے، کیونکہ علامہ مرغینانی کے نزدیک مال غنیمت کی طرح یہ پیسے نکلوانے والے پر قطع ید نہیں ہے اور حافظ ابن حزم کے مطابق ایسا کرنے والے پر قطع ید ہے ۔[97]

پالتو پرندوں کی چوری کا حکم: پالتو پرندوں کی چوری پر حافظ ابن حزم کے نزدیک قطع ید ہے۔[98] علامہ مرغینانی کے مطابق پرندوں کی چوری اور شکار پر قطع ید نہیں ہے۔[99]

خلاصہ بحث

حد سرقہ کے حوالے سے علامہ مرغینانی اور ابن حزم نے کل بیاسی مسائل کو بیان کیا ہے، جن میں سے دونوں فقہا کے یہاں چھے مشترکات اور تیرہ مختلف فیہ مسائل ہیں۔ منفرد مسائل ابن حزام کے یہاں آٹھ اور مرغینانی کے یہاں سینتیس ہیں۔ ابن حزم نے دلائل کے طور پر کثیر تعداد میں احادیث سند کے ساتھ بیان کی ہیں اور راویوں پر جرح و تعدیل کی ہے، جب کہ مرغینانی نے تواتر کے ساتھ احادیث بیان نہیں کیں اور نہ ہی روایوں پر جرح و تعدیل کی ہے۔ سرقہ کے مسائل میں علامہ مرغینانی کے ہاں جامعیت ابن حزم سے زیادہ ہے اور بیان مسائل میں تنوع بھی ان سے زیادہ ہے۔ انھوں نے مسائل کو ابن حزم سے زیادہ احسن انداز میں مرتب کیا ہے۔ دونوں فقہا نے حد سرقہ کے حوالے سے جو مسائل بیان کیے ہیں، ان سے عصرِ حاضر میں جرم سرقہ کے حوالے سے متعدد امور میں رہنمائی لی جا سکتی ہے۔ اگر ان مباحث کو سامنے رکھتے ہوئے، موجودہ دور میں چوری کی مختلف صورتوں پر اپلائی کیا جائے تو سرقہ کی روک تھام میں بہت مدد فراہم ہو سکتی ہے۔

---

[93] المرغینانی، الہدایہ، 2:529؛ ابن حزم، المحلیٰ، 11:328۔

[94] Presidents Orders and Regulations, National Assembly Secretariat, Act no. xxxiv of 2018, Section:3, June, 1, 2018.

[95] المرغینانی، الہدایہ، 2:527؛ ابن حزم، المحلیٰ، 11:336۔

[96] المرغینانی، الہدایہ، 2:524؛ ابن حزم، المحلیٰ، 11:352۔

[97] المرغینانی، الہدایہ، 2:529؛ ابن حزم، المحلیٰ، 11:328۔

[98] ابن حزم، المحلیٰ، 11:333۔

[99] المرغینانی، الہدایہ، 2:526۔